REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۳ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ صلح ۱۳۳۸ ہش | ۱۳ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دُعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت۔ کمزوری طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں ازحد مصروف رہنا پڑتا ہے! احباب خصوصیت سے دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

جسمانی ورزش کے کھیل صحت کے ساتھ ساتھ کردار سازی کا ایک اہم ذریعہ ہیں

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ کھیل کو کھیل نہ سمجھیں بلکہ اس کی مدد سے اپنے اندر اوصاف حمیدہ پیدا کریں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے محترم جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کا خطاب

ربوہ ۱۰ جنوری۔ محترم جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے آج ایک خصوصی تقریب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ جسمانی ورزش کے کھیل صحت کے ساتھ ساتھ کردار سازی کا اہم ذریعہ ہیں آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ کھیل کو محض کھیل سمجھ کر نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کھیلنا چاہیئے۔ کہ اس کی مدد سے اپنے اندر دیانت قوت برداشت حوصلہ اور شجاعت جیسے اوصاف حمیدہ پیدا کرکے خدمت دین کا فریضہ کامیابی اور خوبی کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔

یہ تقریب وہ خصوصی انعامات تقسیم کرنے کی غرض سے منعقد کی گئی تھی جو سکول نے ضلع بھر میں ہائی سکولوں کے کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات میں خاص امتیاز کے ساتھ حاصل کئے ہیں۔ ان مقابلوں میں ضلع کے پندرہ سکولوں نے حصہ لیا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ ہمارے سکول کے طلباء امسال نہ صرف اتھلیٹکس اور تقریری مقابلہ جات میں پیش پیش رہے۔ اور ان میں سے بعض ڈویژنل مقابلہ جات کے لئے منتخب کئے گئے۔ بلکہ سکول نے بیک وقت دو بڑے کھیلوں یعنی ہاکی اور فٹ بال کے ڈسٹرکٹ چیمپئن شپ کپس جیت کر ضلع بھر کے سکولوں میں نمایاں امتیاز حاصل کیا۔ اس خصوصی تقریب میں سکول کے ممبران اسٹاف اور طلباء کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج . . . . محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے بھی شرکت فرمائی — تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے کھیلوں کے ڈسٹرکٹ مقابلہ جات اور ان میں سکول کی نمایاں کامیابیوں حاصل کردہ انعامات کی تفصیلات اور بعض دیگر کوائف پر روشنی ڈالی بعدہ ناظر تعلیم محترم جناب مولوی محمد دین صاحب نے ہاکی اور فٹ بال کی ٹیموں دیگر کھلاڑیوں اور کامیاب مقررین میں ان کے حاصل کردہ انعامات تقسیم کئے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ جنوری۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ تا حال بیمار چلی آرہی ہیں اب آپ بغرض علاج کراچی تشریف لے گئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

— محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن فالج کے عوارض بدستور ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

— محترم حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا کئی دنوں سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا رجسٹرڈ پتہ

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۵۹ء سے سوئٹزرلینڈ مشن کا تار کا رجسٹرڈ پتہ لفظ "اسلام" زیورک (ISLAM Zurich) ہے پہلے تار کا پتہ اسلام آباد تھا۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

وقف جدید کے وعدے بذریعہ تار

ربوہ ۱۰ جنوری۔ راولپنڈی کے امیر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ نے بذریعہ تار چودہ سو روپے کے وعدوں کی پہلی قسط ۱۶۵ افراد کی طرف سے بھجوا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر فوری لبیک کہا ہے برکت عطا کرے اور ان کی قربانی کو قبول فرمائے آمین

باقی جماعتوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے وعدے فوری طور پر ارسال فرمادیں۔

ربوہ کی جماعت کی طرف سے بھی وعدوں کی پہلی قسط پہنچ گئی ہے بقیہ وعدوں کی روانگی کی طرف بھی عہدہ داروں کو جلد توجہ کرنی چاہیئے

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

حضرت محمد حسین خان صاحب ؓ ٹیلر ماسٹر وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت محمد حسین خان صاحب ٹیلر ماسٹر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ سوا دس بجے صبح قریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز عصر کے وقت مسجد مبارک کے باہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی نے بھی جنازہ کو کندھا دیا۔ محترم جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ محترم جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۹ء

پیارا اور مقدس نام

یوپی کی سالانہ ایڈمنسٹریشن رپورٹ و سرکاری سالنامہ میں اسلامی جماعت ہند کا ذکر بھی آیا ہے۔ دوسری باتوں کے علاوہ رپورٹ میں اسکے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ جماعت کی طرف سے

"کبھی کبھی کافروں اور کانگرس کو نیست و نابود کرنے کی آواز جہاد کے نام سے اٹھائی گئی"

اس رپورٹ کے متعلق اخبار دعوت نے جو اسلامی جماعت بھارت کا ترجمان ہے۔ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اس فہرست میں ایک بات جہاد کی بھی ہے۔ کہ کافروں اور کانگرس کو نیست و نابود کرنے کی آواز جہاد کے نام پر اٹھائی گئی۔ ہم جہاد کے نام سے شرمندہ نہیں ہیں۔ کہ یہ نام سنیں اور ندامت سے گردن جھکالیں۔ نہ اس سے خائف ہیں کہ اس کا تذکرہ آتے ہی معذرت شروع کردیں۔ ہمیں اس نام سے محبت ہے۔ یہ ہماری تاریخ کا بڑا پیارا اور مقدس نام ہے۔ اس لئے اسکے غلط استعمال پر ہمیں ضرور دکھ ہوتا ہے

آج ہمارا جہاد اپنے آپ سے ہے اور کل جب ہم اپنے نظام کا پورا تعارف کرچکے ہوں گے۔ اس وقت اسکا رُخ کانگرسیوں اور کمیونسٹوں کی طرح دوسرے نظاموں کے خلاف ہوگا"

(منقول از صدق جدید ۲ ۱/۵۹)

جو کچھ دعوت نے لفظ "جہاد" کے متعلق کہا ہے بالکل صحیح ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جہاد اسلام کا ایک نہایت پیارا اور مقدس لفظ ہے۔ اور ہر مسلمان کو یہ دل سے عزیز ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے باوجود "دعوت" کو بھی یہ اعتراف ہے۔ کہ اس نہایت پیارے اور مقدس لفظ کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے اسی لئے کہا ہے کہ "اسکے غلط استعمال پر ہمیں ضرور دکھ ہوتا ہے۔" اور حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف "دعوت" اور اسکے دوستوں کو ہی اسکے غلط استعمال سے دکھ ہوتا ہے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کو جنہیں اسلام کا کچھ بھی احساس ہے۔ اس لفظ کے غلط استعمال سے سخت دکھ ہونا چاہیئے کیونکہ اسلام میں جہاد کا لفظ بڑا مقدس اور متبرک ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے بھی یہ لفظ ایسے قتال کے معنے میں استعمال کیا ہے۔ جو مجبوراً مسلمانوں کو کرنا پڑا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

ان کنتم خرجتم جھاداً فی سبیلی

مگر حقیقت یہ ہے کہ قتال کے لئے اس لفظ کا استعمال محض مسلمانوں کے مجبوری قتال کی خاص نوعیت کو واضح کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ورنہ قرآن کریم میں اس لفظ کو جن معنوں میں عام طور پر استعمال کیا ہے وہ ایسے ہیں جن کی وجہ سے یہ لفظ ہر مسلمان کے لئے حرزجان بنانے کے قابل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

جاھدوا فی اللہ حق جھادہ (حج)

یعنے اللہ تعالےٰ کے لئے کوشش کرو جو اس کی کوشش کا حق ہے۔ مطلب یہ کہ اپنے آپ کو بھی خدا تعالےٰ کا بندہ بنانے میں پوری پوری کوشش کرو۔ اور تبلیغ و اشاعت حق کے لئے بھی تن من دھن لگادو۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وجاھدھم بہ جھاداً کبیرا (فرقان)

یعنی اسکے (قرآن کے) ساتھ ان سے بڑا جہاد کرو۔

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے جہاد کا لفظ اس خاص قتال کے لئے اللہ تعالےٰ نے بھی استعمال کیا ہے۔ جس کی اجازت مجبوراً مسلمانوں کو دی گئی۔ جیسا کہ قتال کے متعلق بنیادی آیات سے معلوم ہوسکتا ہے ایسے قتال کو محض اس لئے جہاد کہا گیا۔ کہ یہ قتال اس لئے مقدس اور متبرک اور لازمی ہوگیا تھا کہ اسکے بغیر مومنوں کی ہستی قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ جو خدا کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے قرون اولےٰ میں تو لفظ جہاد کے استعمال میں کوئی غلط فہمی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن افسوس ہے کہ امتداد زمانہ کے ساتھ اس لفظ کا غلط استعمال ہونے لگا۔ اور مسلمانوں کے ایسے قتالوں کو بھی جہاد جیسے متبرک لفظ سے نامزد کیا جانے لگا۔ جو محض جوع الارض کے لئے کئے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ دو مسلمان فریق بھی جب آپس میں اقتدار کے لئے نبرد آزما ہوتے۔ تو دونوں فریق اپنی اپنی جگہ عوام کو جہاد کے نام سے اپنی مدد کے لئے آمادہ کرنے سے بھی نہ چوکتے تھے

یہ درست ہے کہ جہاد کے لفظ سے مسلمانوں کو ذرا بھر بھی نہیں شرمانا چاہیئے بلکہ اس لفظ پر فخر کرنا چاہیئے۔ کہ اس لفظ کے استعمال سے اسلامی قتال کی حقیقت واضح ہوسکتی ہے۔ لیکن کیا یہ بات شرمناک نہیں ہے۔ کہ اس لفظ کا یہاں تک غلط استعمال کیا گیا۔ کہ راہ چلتے غیر مسلم کو پیچھے سے تلوار کا حملہ کرکے ہلاک کردینے کا نام بھی جہاد رکھا گیا۔

ہم یہ مانتے ہیں کہ غیر مسلم متعصب لوگوں نے جہاد کے غلط معنے کو اچھالنے کے لئے بے پناہ پروپیگنڈا کیا ہے۔ یہاں تک کہ اب کسی غیر مسلم کو اس لفظ کے صحیح معنے سمجھانا ہی جان جوکھوں کا کام ہوگیا ہے۔ لیکن ہمیں معاف رکھا جائے اگر ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ اس لفظ کے غلط معنے پھیلانے میں ہمارے اہل علم حضرات کا بھی بڑا دخل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے غیر مسلموں کی اس غلطی پر زور دینے میں ہمیں نے ان کی راہ نمائی کی ہے۔ اور ابھی تک ہمارے بعض ناسمجھ اہل علم حضرات اسی غلط لکیر کو پیٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس غلط معنے کو قائم رکھنے پر مصر ہیں۔ جس کو دوسروں سے سنکر دعوت کو دکھ ہوتا ہے چنانچہ خود اس جماعت کا لٹریچر جس کا دعوت ترجمان ہے ایسے مواد سے پُر ہے جو جہاد جیسے پاکیزہ اور مقدس لفظ کو وہ گھناؤنے اور شرمناک معنے پہناتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کو دکھ ہونا چاہیئے۔ اس لئے ہم ان لوگوں سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے لٹریچر کو اس مواد سے پاک کریں جس سے لفظ جہاد کے تقدس پر زد پڑتی ہے۔ اور اس لفظ کے صحیح معنے ایسے نکھار کر اہل ہند کے سامنے رکھیں۔ کہ غیر مسلموں کے دلوں سے بھی اس لفظ سے جو نفرت پیدا ہوگئی ہے وہ دُور ہوجائے۔ تاکہ ہند جیسے بت پرست ملک میں سلامتی اور امن کی تعلیمات کو وسیع پیمانے پر پھیلنے کا موقعہ ملے۔ ہم پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے اس پیارے اور مقدس لفظ کو غلط استعمال سے بچانے کے لئے تن من دھن سے جہاد کرو۔ کیونکہ یہ غلط استعمال اسلام کی اشاعت کے راستہ میں ایک بہت بھاری پتھر بن کر پڑ گیا ہے۔

آخر میں ہم ایک بات اور بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ "دعوت" کے تبصرہ میں اسلام کو بھی کمیونزم اور کانگرس کی طرح کا ایک نظام تصور کیا گیا ہے حالانکہ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اسلام کسی دنیوی نظام کا حریف نہیں ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

صدر مجلس انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شوریٰ انصار اللہ کی درخواست پر آئندہ تین سال کے لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا تقرر نائب صدر کی بجائے بطور

صدر مجلس انصار اللہ

منظور فرمایا ہے۔

خاکسار: محبوب عالم خالد قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

نبیوں کا سردارؐ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

نوٹ:- میری اس تقریر کا بیشتر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ماخوذ ہے۔ اور الفضل کے خاتم النبیین نمبروں سے بھی میں نے اس تقریر کی تیاری میں مدد لی ہے۔ (شمس)

جماعت احمدیہ بصدق دل یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا نبی اور کامل اور زندہ نبی اور خدا کا سب سے پیارا نبی جو تمام نبیوں کا سردار اور رسول کا فخر اور تمام مامورین الٰہی کا سرتاج ہے وہ حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اسکے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۱۵)

یہ سوال کہ انبیاء کے مقدس گروہ کا سردار کون ہے۔ اور اس کا نام کیا ہے؟ یہ ایسا سوال نہیں ہے جس کا تصفیہ مجرد عقل سے ہو سکے۔ یا کوئی انسان اپنے مادی وسائل کو بروئے کار لا کر اس کا جواب دے سکے۔ بھلا یہ کس کی طاقت میں ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کروڑہا اور بے شمار بندوں کو جو مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہونگے ان کو سامنے رکھ کر اور ان کی روحانی طاقتوں اور قوتوں کا موازنہ کر کے ان میں سے سب سے بڑے اور اعلیٰ و افضل کی نشاندہی کرے۔ اور یہ فیصلہ کرے کہ فلاں شخص سب سے زیادہ کامل، سب سے اعلیٰ اور افضل اور نبیوں کا سردار ہے۔ بلاشبہ عقلی طور پر کسی کو اس جگہ دم مارنے کی جگہ نہیں۔ ہاں ایسی بلند اور عمیق دریافت کے لئے سوائے خدا تعالیٰ کے جو خالق الکل اور عالم الغیب ہے۔ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ وہی ہے۔ جو انسانی قلب کے پوشیدہ رازوں سے واقف اور اس کی مخفی در مخفی نیتوں اور ارادوں سے آگاہ ہے۔ جس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں ہے اور سورۃ فاتحہ کی آیت الحمد للہ رب العالمین میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ حقیقی تعریف کرنا اسی کا حق اور اسی کے شایانِ شان ہے۔ جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور رحمٰن و رحیم اور مالک یوم الدین ہے۔

لوگ ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں اور مدح کرنے والے اپنے ممدوح کی مدح میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ اور وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو مبالغہ آمیز یا سراسر غلط ہوتا ہے۔ لیکن جب عالم الغیب خدا کسی کی تعریف کرتا ہے یا اس کی شان کا اظہار کرتا ہے تو وہ اس امر کی قطعی دلیل ہوتی ہے کہ وہ صفت یا وہ شان اس انسان میں یقینی طور پر پائی جاتی ہے۔

پہلی دلیل

پس پہلی دلیل ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبیوں کا سردار ہونے کی وہ الہامی کتب ہیں جن میں خدا تعالےٰ نے بطور پیشگوئی اپنے نبیوں کی معرفت آپ کے کامل انسان ہونے اور تمام انبیاء سے اکمل و اعلیٰ اور افضل و بالا اور مظہر تام الوہیت ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشبیہی لحاظ سے از روئے قرآن مجید قرب الٰہی کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ اوّل قسم قرب کی خادم اور مخدوم سے مشابہت رکھتی ہے۔ دوسری قسم قرب الٰہی کی بیٹے اور باپ سے مناسبت رکھتی ہے۔ اور تیسری قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی جس طرح ایک مصفّا اور وسیع شیشہ میں صاحبِ رؤیت کی تمام و کمال شکل منعکس ہو جاتی ہے اسی طرح خدا تعالےٰ سے تیسری قسم کے قرب کی حالت میں تمام صفاتِ الٰہیہ صاحبِ قرب کے وجود میں بکمال صفائی منعکس ہو جاتی ہیں۔ اور وہ مظہر اتم صفاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی انجیل میں انگوری باغ کی تمثیل میں انہی تینوں اقسام قرب کا اس پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے کہ اپنے ان نبیوں کو جو موسوی شریعت کی حمایت کے لئے ان سے پہلے آئے۔ تمثیلی رنگ میں درجہ قرب میں بطور نوکروں اور خادموں کے بیان کیا ہے۔ اور اپنے لئے دوسری قسم قرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو مالک باغ کا بیٹا قرار دیا ہے۔ پھر تیسرا درجہ قرب کا جو مظہر تام الوہیت ہے۔ اس کے لئے قرار دیا ہے جو بیٹے کے بعد آئے گا۔ جو باغ کا مالک اور نوکروں کا آقا اور اس بیٹے کا مجازی باپ ہے۔

پس جس طرح نوکروں اور بیٹے کے آنے سے مراد وہ نبی تھے جو وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ اسی طرح تمثیل میں باغ کے مالک کے آنے سے مراد بھی ایک بڑا نبی ہے۔ جو نوکروں اور بیٹے سے بڑھ کر ہے۔ جس پر تیسرا درجہ قرب کا ختم ہوتا ہے۔ اور وہ وہی نبی ہے جس کا اسی انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے۔

اور وہ مظہر اتم مراتب الوہیت جو درحقیقت تمام بنی آدم میں سے ایک ہی ہے وہ ہمارے سید و مولیٰ فخر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کے ظہور کو پہلے نبیوں کے صحیفوں میں خدا کا ظہور قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت داؤدؑ نے زبور ۴۵ میں آپ کی جلالتِ شان اور عظمت و جبروت کا ان الفاظ ذکر فرمایا ہے:۔

"تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے.....
اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ امانت۔ حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سے سوار ہو.... ..... اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تر تجھے معطر کیا۔"

اور حضرت یسعیاہ نبی نے باب ۴۲ میں خدا تعالےٰ سے وحی پا کر بطور پیشگوئی فرمایا:۔

"دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے....... میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں پر راستی ظاہر کرے گا۔ وہ نہ گھٹے گا اور نہ تھکے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ ...... بیابان اور اس کی بستیاں قیدار (یعنی عرب) کے آباد دیہات (جن سے مکہ معظمہ وغیرہ مراد ہیں) اپنی آواز بلند کریں۔ اور سلع (یعنی مدینہ) کے بسنے والے گیت گائیں.... ... خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت دکھلائے گا۔ وہ نعرہ مارے گا۔ ہاں وہ للکارے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر غالب آئیگا۔"

ان پیشگوئیوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے الوہیت کا مظہر اتم ہونے کی وجہ سے "خدا" اور "خداوند" کے لفظ سے پکارا گیا ہے۔ اور اسی طرح قرآن مجید کے کئی مقامات میں بھی اشارات و تصریحات سے یہ بیان ہوا ہے کہ آپ مظہر اتم الوہیت ہیں۔ اور آپ کا کلام خدا کا کلام اور آپ کا ظہور خدا کا ظہور اور آپ کا آنا خدا کا آنا ہے۔ جیسا کہ آیت وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ سے آپ کے کلام کو وحی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق

ایدیھم - یعنی جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مجازاً اپنی ذات اقدس قرار دیا ہے۔ اور ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار قرار دیا۔ یہ کلمہ مقام جمع میں ہے۔ جو بوجہ نہایت قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بولا گیا ہے۔ اور اس مرتبہ جمع کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ یعنی تو نے نہیں چلایا خدا نے ہی چلایا جب کہ تو نے چلایا۔

ایسا ہی ایک اور آیت میں فرمایا :-
قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جلشانہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔ پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنے نام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی شامل کر لیا ہے اور آنحضرت صلعم کا ظہور فرمانا خدا تعالےٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا پھر قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے اسی مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے رکھدئے جو خاص اس کی صفتیں ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں آپ رؤف رحیم کے نام سے پکارے گئے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے نام ہیں۔ اور یہی مقام آپ کا آیت ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ میں بیان ہوا ہے۔ یعنی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ترقیات کاملہ قرب کی وجہ دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہیں۔ بلکہ اس سے نزدیک تر۔ اب ظاہر ہے۔ کہ وتر کی طرف اعلیٰ میں قوس الوہیت ہے۔ سو جب کہ نفس پاک محمدی اپنے شدت قرب اور نہایت درجہ کی صفائی کی وجہ سے وتر کی حد سے آگے بڑھا اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہوا۔ تو اس ناپیدا کنار دریا میں جا پڑا۔ اور الوہیت کے بحر میں ذرہ بشریت گم ہو گیا۔

الغرض الہامی کتب میں آپ کو مظہر اتم الوہیت قرار دیا گیا اور آئینہ حق نما ٹھہرایا گیا۔ جس سے آپ کا تمام نبیوں کا سردار ہونا ظاہر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کی رو سے تمام نبیوں سے یہ عہد و اقرار لیا گیا۔ کہ تم سب پر یہ واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالت شان خاتم الرسل پر ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت و جلالت شان کی اشاعت کرنے میں بدل وجان مدد کرو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کو جب آپ کی عظمت و جلالت شان کا علم ہوا تو انہوں نے انا اول المومنین کہہ کر آپ پر ایمان لانے کا اظہار کیا۔ جس کا دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے :-

"قل ارأیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فامن واستکبرتم"

کہ بنی اسرائیل سے ایک شاہد نے اپنے مانند نبی آنے سے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی وہ تو ایمان لے آیا اور تم از راہ تکبر اس پر ایمان لانے سے اعراض کر رہے ہو۔ اور حدیث لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر موسیٰ اور عیسےٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے

لولاک لما خلقت الافلاک

اسی طرح ایک حدیث قدسی میں آیا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر تیرا پیدا کرنا میرے مدنظر نہ ہوتا۔ تو میں آسمانوں کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اس حدیث قدسی میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے کہ جب انسان کسی چیز کی ساخت شروع کرتا ہے۔ تو اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کو ایسا مکمل بنائے کہ اس میں کوئی نقص باقی نہ رہے۔ لیکن انسانی کاموں میں نقص رہ جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نہ تو انسان کا علم کامل ہوتا ہے۔ اور نہ اسے ہر چیز پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ علیم بھی ہے۔ اور قدیر بھی۔ اس کا علم بھی کامل ہے۔ اور اس کی قدرت بھی کامل۔ پس جب وہ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرے تو وہ ناقص نہیں رہ سکتی۔ اس حدیث قدسی کا مفہوم یہ ہے کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میں نے مخلوقات کا سلسلہ شروع کیا۔ اور تمام مخلوقات میں سے انسان کو اشرف ٹھہرایا۔ تو ضروری تھا کہ میں اس اعلیٰ اور کامل انسان کو بھی پیدا کرتا۔ جس پر وہ دائرہ کمالات انسانی ختم ہو جاتا اور اس سے بڑھ کر کسی انسان میں کمالات انسانی کا پایا جانا متصور نہ ہو سکتا اور وہ کامل انسان تو ہے جو ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال کا مصداق اور دائرہ انسانیت کا نقطہ مرکزیہ ہے

پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا۔

"پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

اسی طرح فرمایا :- "صل علی محمد وآل محمد سید ولد آدم وخاتم النبیین یعنی درود بھیج محمد اور آل محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس الہام کے نازل کرنے میں یہ حکمت تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا کہ بعض اشخاص آپ کی پیروی کا دعوےٰ کرنے اور آپ کی جماعت کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ کو کم کرنے کی کوشش کریں گے اور دوسرے نبیوں پر آپ کی بزرگی اور برتری کا انکار کریں گے۔

چنانچہ ووکنگ مشن کے بانی خواجہ کمال الدین مرحوم نے اہل یورپ کے سامنے آپ کو بغیر کسی امتیاز اور فرق کے دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول کے طور پیش کیا۔ چنانچہ آپ نے لکھا۔ کہ "مجھے جرمن سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو سب مسیح کی یکتائی سے علیحدہ ہو کر اسے محمد (صلعم) کے برابر سمجھتے ہیں اور اسے ہی الہام کا ایک مورد نہیں مانتے بلکہ اوروں کو شریک کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ سے تعلیم لینے کے لئے تیار ہیں۔ خدارا تم کیوں اپنے کام میں یہ کہہ کر روڑہ اٹکاتے ہو کہ محمد (صلعم) مسیح سے افضل تھے۔ اس وعظ کو چھوڑ دو اور میدان بہت صاف ہے۔ کامیابی مشکل نہیں۔ بہر حال بجواب میں نے لا نفرق بین احد من رسلہ لکھ دیا ہے"

یعنی یہ کہ ہم رسولوں میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کرتے۔ سب یکساں ہیں۔ ان کی اس پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ذریعے جو مسلمان ہوئے۔ ان کا یہی عقیدہ ہوا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار نہیں ان میں سے ایک ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ تھے جنہوں نے میری کتاب Where did Jesus die کا پیش لفظ لکھا ہے۔ ان کا اسلامی نام فاروق تھا۔ ایک دفعہ ان کا مودی کالج لنڈن میں اسلام پر لیکچر ہوا۔ مجھے بھی لیکچر سننے کے لئے دعوت نامہ ملا تھا۔ اس لئے میں بھی لیکچر سننے کے لئے گیا۔ مضمون پڑھے جانے کے بعد جب سوال و جواب کا موقع آیا۔ تو حاضرین جلسہ میں سے ایک نے سوال کیا۔

Is it true that Muslims believe in Muhammad as chief of Prophets.

یعنی کیا یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد نبیوں کے سردار ہیں۔ ڈاکٹر ڈڈلے رائٹ نے اس آیت کا جو خواجہ صاحب نے ایک جرمن کے جواب میں لکھی تھی انگریزی ترجمہ سنا کر کہا کہ قرآن مجید تو سب رسولوں کو ایک سا قرار دیتا ہے اور ان میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کرتا۔ اس پر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ سپیکر کا یہ جواب کہ سیدنا محمد نبیوں کے سردار نہیں بلکہ دوسرے رسولوں کی طرح محض ایک رسول ہیں غلط ہے۔ اور قرآن مجید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور نبیوں کا سردار قرار دیا ہے۔ اور مسلمان انہیں نبیوں کا سردار یقین کرتے ہیں اور ان کی پیشکردہ آیت کا صرف یہ مطلب ہے کہ ہم رسولوں میں خواہ وہ چھوٹے درجے کے ہوں یا بڑے درجے کے ان پر ایمان لانے کے لحاظ سے فرق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں۔ ورنہ قرآن مجید میں خود اللہ تعالےٰ نے رسولوں کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض کہ یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اور رفع بعضھم درجات فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی مقام اور رفعت شان کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے چونکہ اہل مغرب نے یہ کہنا تھا۔ کہ ہم محمد (صلعم) کو خدا کا ایک نبی اور مورد الہام وحی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن مسیح سے افضل نہیں مانتے۔ جیسا کہ انگلستان کے مشہور رائٹر ٹامس کارلائل نے بھی اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ میں آپ کے متعلق لکھا ہے :-

He is by no means the truest of Prophets but I do esteem him a true one

یعنی میں آپ کو سچا تو ضرور مانتا ہوں لیکن آپ سب انبیاء سے زیادہ سچے نہیں۔

اور ان سے متاثر ہو کر بعض مبلغ اسلام ہونے کا دعویٰ کرنے والوں نے بھی یہ کہنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار نہیں۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خاص طور پر یہ اعلان فرمایا۔ کہ "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

الغرض سابقہ الہامی کتب اور کلام اللہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات دلیل ہیں کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ اور تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ایک بزرگ خاتون کی یادیں

(از مکرم سید صوفی عبد الرحیم صاحب ۔ لدھیانوی)

والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت سید میر عنایت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس اماما و مرشدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی صحابیات میں سے تھیں۔ والد صاحب مرحوم کا تعلق احمدیت سے ۱۸۸۸ء کے زمانہ سے تھا۔ اور وہ پہلے روز کے ابتدائی بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔ والدہ مرحومہ ریاست جوکھاری سنٹرل انڈیا کے چیف میڈیکل آفیسر و شاہی معالج ڈاکٹر مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ میرے والد مرحوم کی پہلی بیوی سکینہ خاتون عباس علی شاہ لدھیانوی کی دختر تھیں جو ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معتقد تھے۔ مگر بدقسمتی سے زمانہ دعویٰ مسیحیت میں ارتداد اختیار کر گئے تھے مگر سوتیلی والدہ مرحومہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ بیعت اپنی موت تک قائم رکھا۔ اللھم اغفرلھا۔

جب والدہ مرحومہ سے میرے والد مرحوم کا عقد ہو گیا تو والدہ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ۱۸۹۹ء میں کر لی۔ جب کہ چھ بچے ہوئے والدہ مرحومہ احمدیت اور اسلامی تعلیمات کی عاشق تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عادت و اخلاق حسنہ کے مطابق اپنے خدام صحابہؓ کا خاص احترام رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ والدہ مرحومہ مجھے لے کر قادیان آئیں تو ایک دن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک مانگا۔ حسن اتفاق سے پاس کے کمرہ سے حضرت اقدسؑ نے بھی بات سن لی۔ حضور پُرنور نے آن کر حضرت اماں جانؓ سے استفسار فرمایا اور اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ اور وہی قمیص جو پہنی ہوئی تھی وہ بدل کر دوسری زیب تن کر لی اور پہلی قمیص والدہ کے سپرد کر دی۔ جو والدہ نے مجھے پہنائی اور میرے بھائیوں نے بطور تبرک رکھ لی مجھے اور میرے دونوں بھائیوں کو قادیان ہائی سکول میں داخل کر دیا۔

میں ۱۹۱۱ء میں تیسری جماعت میں داخل ہوا۔ بورڈنگ ہاؤس کی پابندی وغیرہ سے بوجہ بچپن میں گھبرا گیا۔ خطوط کا تانتا لگا دیا کہ مجھے واپس بلا لو اور لدھیانہ پڑھاؤ۔ مگر والدہ مرحومہ نے ایک نہ سنی اور لکھا کہ کچھ کرو مگر پڑھاؤنگی قادیان میں ہی اور میرے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو بھیج دیئے۔ جنہوں نے کمال شفقت و محبت سے مجھے بلا کر اپنے گھر اپنے کمرہ میں اپنے بچوں کی طرح رکھا اور ہر طرح میری دلداری فرمائی۔ جب میرا دل ٹھیک ہو گیا تو والدہ مرحومہ کے پے در پے خطوط سے مجبور ہو کر دوبارہ بورڈنگ میں داخل کر دیا۔ یہ والدہ ماجدہ مرحومہ کی ہی مہربانی کا نتیجہ ہے جو دینی اور دنیاوی تعلیم نصیب ہو گئی۔

والدہ مرحومہ کو خدا پر بیحد توکل اور دعا پر کامل ایمان تھا۔ کسی مصیبت سے نہ گھبراتیں۔ ایک مرتبہ والد صاحب مرحوم نے شملہ سے آن کر اپنی سرکاری ملازمت سے استعفا دیدیا۔ اور والدہ نے دو تین سال تک اپنی ساس کے ساتھ چرخا کاتا اور راضی برضا رہیں۔

ریاست مالیر کوٹلہ کی دوران ملازمت میں والد مرحوم کو تمام عزت نصیب تھی۔ بگھی میں گذرتے تو ہندو دوکاندار بھی اٹھ کر سلام کرتے تھے۔ وہاں ہندو عورتیں بھی والدہ مرحومہ کی بیحد عقیدت مند تھیں بلکہ عرصہ تک لدھیانہ آجانے کے بعد بھی والدہ مرحومہ سے ملنے آتیں۔ والدہ مرحومہ کو دعا پر بڑا یقین تھا۔ ایک مرتبہ کوٹڑی پاکستان میں میرے ماتحت ایک شخص نے مجھے دھوکہ دیکر دوسرے ہمنام کی تنخواہ /۵۰۰ وصول کر لی۔ دراصل وہ آدمی جیکب آباد گیا ہوا تھا۔ ملزم کئی دن لاپتہ رہا۔ میں سخت پریشان تھا۔ ایک رات میں نے والدہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں دعا کریں۔ فرمایا کیوں گھبراتے ہو؟ میں انشاء اللہ دعا کروں گی۔ صبح ہی اچانک طور پر وہ شخص سندھ ایکسپریس سے آگیا۔ اور پولیس میں بھیجے جانے کی بجائے میں نے والدہ کے پیش کر دیا۔ والدہ نے اسے کھانا کھلایا اور نصیحت کی کہ ایسی حرکت نہ کیا کرو۔ دوسرے دن اس نے کراچی سے بذریعہ تار اپنی بیوی سے رقم منگوا کر دیدی۔ کوٹڑی میں بھی باوجود مخالفت کے وہ ہر دلعزیز رہیں۔ ۹ جولائی ۱۹۵۲ء کی رات کے گیارہ بجے باتیں کرتی ہوئی سوئیں میں صحن میں سو رہا تھا۔ ان کے نزدیک میری بیوی تھیں۔ اس رات بھی تقریباً ڈیڑھ بجے رات اٹھ کر نماز تہجد پڑھی صحن میں چارپائی پیا۔ تسبیح وغیرہ کر کے سو رہیں اور خراٹے لیتے لیتے ہمیشہ کی نیند سو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۹ جولائی ۱۹۵۲ء کو والدہ مرحومہ کو ان کے دوسرے لڑکے کیپٹن ڈاکٹر سید عبدالحمید کے انتظار کے خیال سے بطور امانت ریلوے قبرستان میں ایک تابوت میں دفن کر دیا گیا۔ مدت گذرتی گئی اور عبدالحمید کا انتظار ہی رہا۔ مجبوراً ان کی وصیت کے بموجب ۷ دسمبر ۱۹۵۸ء کی شام کو چار پانچ بجے تابوت کو نکالا گیا۔ بکس اچھی حالت میں تھا۔ مٹی کے دباؤ سے ڈھکنا پِل گیا تھا۔ ڈھکنا بند کر دیا گیا۔

افسوس ہے ریلوے اسٹاف متعلقہ نے بجائے پرانی لاش کے ڈھانچہ کے معیار پر کرایہ چارج کرنے کے تازہ لاش کا کرایہ /۵۰۵ روپے چارج کر لیا۔ اور دو تین دن والدہ کا یہ تابوت نزد ریلوے پارسل آفس پڑا رہا۔ متعلقہ سٹاف کی زیادتی اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ جب ان کو کہا گیا کہ حیدرآباد سے یا کوٹڑی سے ڈاکٹر منگا کر تصدیق کرا لو تو بھی انہوں نے اجازت نہ دی

کراچی سے روپیہ فراہم کر کے ۱۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس تابوت بک کرایا گیا۔ جو کہ ۱۱ دسمبر ۵۸ء کو ربوہ پہنچا ۱۲ دسمبر ۵۸ء بعد نماز جمعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ اور حضرت میاں صاحب ممدوح نے سب سے پہلے کندھا دیتے ہوئے مرحومہ کے اوصاف بیان کئے۔ اور بوقت ساڑھے تین بجے مرحومہ قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ اللھم اغفرلھا۔

احباب سے دعائے مغفرت کی التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی مرحومہ کے نقش قدم پر اچھے اعمال بجالانے کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

ثم آمین

چودھری علم الدین صاحب مرحوم

(از مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد)

چوہدری علم الدین صاحب احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع دھیرکا چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۹ء کو تقریباً دو بجے صبح خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور تمام عمر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت اخلاص اور وفاداری کے ساتھ بسر کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ ہر سال جلسہ پر حاضر ہوتے اور وہاں تمام وقت نہایت انہماک کے ساتھ تقاریر سنتے۔ مرحوم کو اصلاح و ارشاد کا ایک خاص جوش اور شوق تھا جس مجلس میں بیٹھتے دین کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں ضرور کرتے۔ نڈر اور دلیر ہو کر پیغام حق پہنچاتے۔ آپ ایک اچھے زمیندار تھے۔ دنیوی طور پر بھی اپنے گاؤں میں ایک ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی کی نعمت سے بھی آپ کو متمتع فرمایا تھا مہمانوں سے بڑے اخلاص اور محبت اور اخلاص سے پیش آتے اور ہر طرح خاطر و مدارات کرتے۔ گاؤں کے غریب سے غریب بیمار کی بھی عیادت کو جاتے اور ہمدردی کا سلوک کرتے۔

آپ کے اخلاق فاضلہ کے باعث گاؤں میں ایک چھوٹی سی جماعت بن گئی نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرتے۔ ہر معاملہ میں صداقت شعاری سے کام لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے حق گوئی کے ملکہ سے بھی آپ کو نوازا تھا۔ مداہنت کا شائبہ بھی نہ پایا جاتا۔ جو بات کہنی برملا کہتے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے وفات کے بعد آپ کی نعش بذریعہ ریل ۶ جنوری کو ربوہ لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت باوجود علالت طبع کے اپنے مخلص خادم کا جنازہ عصر کے وقت پڑھایا۔ بعد ازاں مرحوم کو شام کے پانچ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

عاجز کی محترمہ خالہ صاحبہ اہلیہ سید ولی شاہ صاحب سیالکوٹ شہر بعارضہ بلڈ پریشر اور نیز ہمشیرہ شمیم اختر بوجہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد السمیع شاد شاہ محلہ پکھوالاں لاہور

تحریک جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ۲۵ کا اعلان فرما دیا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم خوشی اور بشاشت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے بڑھیں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ یہ الٰہی تحریک ہے اس پر لبیک کہنا اور عملاً اس میں حصہ لینا اور بیتے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا اور اس کی رضا و قرب کو حاصل کرنا ہے، حضور فرماتے ہیں:۔

الٰہی تحریک:۔ "بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس میری تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

پھر اس تحریک کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں:۔

تحریک جدید کی تعریف:۔ "تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے۔ تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

تحریک جدید کے اجراء کی غرض "ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے۔ اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۴ء)

اس تحریک میں حصہ لینا آپ نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت:۔ "یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۳ء)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری:۔ حضرت اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں اب جہاں ہر احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے وہ اس میں حصہ لے۔ وہاں جماعت کے عہدہ داروں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ احباب سے وعدہ جات اور ان کی وصولیوں کا خاطر خواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری اور پریزیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ (۱) وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے (۲) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے (۳) پھر ان کی وصولی کی پوری کوشش کرے۔"

فرماتے ہیں:۔

صدقہ جاریہ:۔ "اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔"

دفتر دوم کے متعلق ہدایات:۔ دفتر دوم میں حصہ لینے والے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ہے:۔

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایا دار ہیں ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے احباب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں۔ اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تا کہ بقایا بڑھنے نہ پائے بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے اور ایسے بھی ہیں جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں اور نہ ماہوار حصہ آمد۔ اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو۔ اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اول تو انہوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی اور پھر غفلت سے بقایا دار بنے۔ مزید برآں اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اپنے بقائے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آ گئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتا بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایا دار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفۂ وقت ان کے ذمہ بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں جو انجمن یا خلیفۂ وقت نے مقرر کئے تھے بلکہ وہ اس چندہ کے بقایا دار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو بہت زیادہ ہشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بیباق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

"اگرچہ ہمارے نوجوان تنخواہوں کے لحاظ سے پہلوں سے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کے تحریک جدید کے وعدے کم ہیں اور وصولی اور بھی کم ہے۔ اگر جماعت کے افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد و عورت۔ جوان۔ بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دوگنے ہو جائیں۔"

نوٹ:۔ فارم برائے تکمیل جماعتوں میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دلچسپ طبی معلومات

ایٹم کش دوائیں بلڈ پریشر کا سبب

امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن میں فلاڈلفیا کے ڈاکٹر بنجمن نے اعلان کیا ہے کہ آنتوں کے امراض میں جراثیم کو ہلاک کرنے والی دوائیں بلڈ پریشر کم کرنے کا سبب ہوتی ہیں ڈاکٹر موصوف کی تحقیق سے امید کی جاتی ہے کہ جراثیم کش دواؤں کے استعمال کے سلسلہ میں ایک نیا باب کھل جائے گا۔

ڈاکٹر بنجمن فی الحال یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ جراثیم کی سمیت دور ہونے سے بلڈ پریشر میں کیوں کمی ہو جاتی ہے۔ غالباً یہ سمیت کا ہی کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ اب تک بلڈ پریشر کے علاج میں دماغ کے اعصابی مراکز کو متاثر کرنے والی یا جسمانی کیفیات دم کی اصلاح کرنے والی دوائیں دی جاتی تھیں۔ اس جدید نظریہ نے اس اصول کو بڑی حد تک بدلنے کا موقع دیا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس وقت تک بلڈ پریشر کا سبب نامعلوم ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ خون کی نالیوں میں خرابی کی وجہ سے خون کا دباؤ اثر انداز ہوتا ہے۔

ٹانسلز اور آپریشن

الرجی (بیش حساسیت) اور ٹانسلز سے دیگر غدودوں کے متاثر ہونے کے بعد جو علامات پیدا ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ مشابہ ہوتی ہیں۔ اسی لئے ان میں الجھنا نہ چاہیئے۔ امریکہ کے ڈاکٹر نارمن نے بتایا ہے الرجی کی علامات یہ ہیں کہ بچہ مسلسل زکام کا شکار رہے گا اور اس کی ناک خشک رہے گی جو دن کی بہ نسبت رات کو زیادہ ہو جائے گی۔ وہ ادھر ادھر مسلسل ناک چھینکتا پھرے گا۔ اور چھینکیں بکثرت آتی رہیں گی۔ اس قسم کے مریض کو کبھی ٹانسلز نکلوانے کا مشورہ نہ دینا چاہیئے۔ امریکہ میں اس قسم کے آپریشن عام طور پر کئے جاتے ہیں جو بالکل غلط ہوتے ہیں۔

صحت کا عالمی سال

نیویارک جنرل اسمبلی کی معاشرتی و ثقافتی کمیٹی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ ۱۹۶۱ء میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بین الاقوامی صحت عامہ اور طبی تحقیقات کا سال منایا جائے اب یہ قرارداد جنرل اسمبلی کی منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔ اگر اسمبلی نے اسے منظور کر لیا تو عالمی ادارہ صحت یہ سال منائے گا

چار سال تک ملیریا نہ ہو سکے گا
پاکستان میں ایک ٹیکہ کی ایجاد

جنرل اسمبلی کی معاشرتی و ثقافتی کمیٹی کی ایک قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے پاکستانی نمائندے مسٹر ایس کے دہلوی نے یہ تجویز پیش کی کہ عالمی ادارہ صحت کو خود ملیریا کے ٹیکے تیار کرنا چاہیئے۔ اور اس پر توجہ دینا چاہیئے کہ بیک وقت ایک شخص کو کتنے ٹیکے دیئے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ملیریا وبائی طور پر پھیلتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں ایک ماہر سائنسدان نے ایک ایسا ٹیکہ ایجاد کیا ہے جس سے تین چار سال تک ملیریا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا مجھے ذاتی تجربہ بھی ہوا ہے۔

تابکاری اثرات سے بچنے کی دوا

ماسکو۔ بعض ایسی نئی دوائیں ایجاد کی گئی ہیں جو تابکاری کے مہلک اثرات کی زد میں آنے والے جانوروں کو بچا سکتی ہیں اس کا ثبوت لینن گراڈ کی ٹکس، ریڈ اور ریڈیولاجی تحقیق و تدقیق کی درسگاہ کے اراکین عملہ نے پیش کیا ہے۔ جو تابکاری سے پیدا ہونے والے امراض کی روک تھام اور ان کے علاج معالجہ کے وسائل کی تلاش میں پوری سرگرمی سے منہمک ہیں اور اس سلسلے میں سینکڑوں حفاظتی تجربات کر چکے ہیں۔ تابکاری کے اثرات کا پتہ چلانے اور ان کی پیمائش کے لئے اس درسگاہ میں نئے آلات تیار کئے جا رہے ہیں جو ایک عظیم جرمن معالج (ونہیلم) کے نام سے موسوم ہے یہ آلات خاص طور پر ایٹمی بجلی گھروں میں کام کرنے والوں کے لئے مفید ہیں۔

ایک نیا ٹیکہ

نیو آرلینز (امریکہ) میں ٹولین یونیورسٹی کے ماہروں نے اطلاع دی ہے کہ ان کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ زکام انفلوئنزا اور بچوں کے فالج سے حفاظت کے لئے ایک ہی "ہمہ گیر" ٹیکہ بنایا جا سکتا ہے۔ ان معالجین کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے یہ ثابت کر کے کہ انفلوئنزا کے سمی اثرات کی بندر کے گردوں میں پرورش کی جا سکتی ہے۔ کثیر المقاصد ٹیکے تیار کرنے کا راستہ ہموار کر دیا ہے۔ یہ وہی طریقہ ہے جس سے فالج کا ٹیکہ تیار کرنے میں کام لیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ زکام پیدا کرنے والے سمی اثر کو الگ کر لیا گیا ہے اور اسے "۲۰۶۰" اثر کا نام دیا گیا ہے اس سے قبل اس قسم کے ایک سمی اثر کو جے۔ ایچ کہا جاتا ہے طبی تحقیق کرنے والوں کا ایک اور گروہ علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ ان دونوں سمی اثرات کی بندر کے گردوں کی نسیجوں میں پرورش کی جا سکتی ہے۔

آپریشن کے بعد فوراً کام کیا جا سکے گا

آپ آپریشن کے بعد ہی کس طرح اپنے کام پر واپس آ سکتے ہیں؟ یہ ہے وہ سوال جو عام طور پر کیا جا رہا ہے۔ فلاڈلفیا کے سرجن۔ این ہنری ماس نے معالجین کانفرنس میں بتایا کہ شہری ڈاکٹر مریض کو ۳-۵ دن کے اندر کام پر واپس جانے کی ہدایت دیتے ہیں اور زیادہ محنت کا کام ۶ سے ۷ دن کے اندر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

مسٹر ہنری ماس نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کی جدید تحقیقات اور نئے طریق عمل جراحی کے ذریعے مریض آپریشن کے بعد ہی کام کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں طویل تجربات جاری ہیں۔

دوا کے ذریعہ پھلوں کی پیداوار بڑھ سکتی ہے

امریکہ کے ایک تحقیقاتی ادارے نے ایک ایسی کیمیا تیار کی ہے جس سے پھلوں کی پیداوار دگنی ہو سکتی ہے۔ یہ کیمیا ایک درخت سے حاصل کی جاتی ہے۔ اس کیمیا کا تجربہ کیا گیا تو نتیجہ کے طور پر پھلوں کی پیداوار میں ۹۰ فیصد تک اضافہ ہوا۔ جب پھلوں کے درختوں میں پھول آتے ہیں تو مذکورہ کیمیا ان پر چھڑک دی جاتی ہے۔ اس کے چھڑکنے سے پھول پھل بننے سے پہلے مرجھاتے نہیں ہیں جب پھلوں کے پودے چھوٹے ہوں تو اس کیمیا کو ان پر چھڑک دینے سے ان کی پیداوار بڑھتی ہے اس کیمیا کو ہر قسم کے پھولوں اور پھلیوں اور پودوں پر بھی کامیابی کے ساتھ چھڑکا گیا ہے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس کیمیا کی مدد سے آئندہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھل حاصل کئے جا سکیں گے۔

ایک نئے غذائی غلے کی دریافت

ایلی نوائے یونیورسٹی کے ماہرین زراعت نے ایک ایسا غلہ دریافت کر لیا ہے جس میں روغنی اور لحمی اجزا کی کثیر مقدار پائے جانے کی امید ہے۔ غلے کی کاشت کے ماہر آرڈ بلو جوگن ہمیر کا کہنا ہے کہ پیوند لگا کر ایک ایسا بیج تیار کیا گیا ہے جس میں عام بیجوں کے مقابلے میں ۳۰ فیصدی روغنی اجزا اور دس فیصدی لحمی اجزا زائد پائے گئے ہیں۔ اس بیج کی دوسری بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس کی پیداوار بھی بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور یہ پھلتا بھی بہت ہے۔ اس کے علاوہ چھلکے کی مقدار کم اور پودے میں موسمی تبدیلیوں سے مدافعت کی طاقت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جوگن ہمیر کی اطلاع کے مطابق ۱۹۵۷ء میں ۳۵۵ سے زائد مختلف پودوں کے قلم پر پیوند سازی کے تجربات کئے گئے ہیں۔

فربہی اور طویل عمر

یہ ضروری نہیں کہ فربہی زیادتی عمر کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ یہ نتیجہ نیویارک کے ڈاکٹر جیولس یومارنیز نے ۱۲۰ موٹے آدمیوں کو زیر تجربہ رکھ کر حاصل کیا ہے۔ ان موٹے آدمیوں میں سے ۲۷ بچپن سے موٹے تھے اور ہر قسم کی غذا کے عادی تھے۔ اگرچہ عام طور پر فربہی ناپسند کی جاتی ہے لیکن حقیقت ہے کہ فربہی کے خیال میں رنجیدہ رہنا طویل عمر کے بجائے عمر کو گھٹانے کا باعث ہے۔ جذباتی اور عضویاتی فربہی خطرہ کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن مستقل اور متوازن فربہی سے کم خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ گذشتہ دنوں بہت بیمار رہے۔ احباب کی دعاؤں سے انہیں پہلے سے آرام ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام چوہدری صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شریف)

(۲) میرا لڑکا عزیز عنایت اللہ بہت دیر سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ عزیز کی کامل صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

محمود احمد
کمیانہ۔ ضلع گجرات

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے محترم مولوی محمد دین صاحب کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

تقسیم انعامات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ ہر سال ڈسٹرکٹ کے سالانہ مقابلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا جو کھلاڑی امتیاز حاصل کر کے ڈویژنل مقابلہ جات کے لئے سیلیکٹ ہوگا۔ تعلیم الاسلام کالج اسے چاندی کا ایک تمغہ بطور انعام دیا کرے گا۔ آپ نے اس انعام کے اسی سال سے شروع ہونے کا بھی اعلان فرمایا۔

ازاں بعد محترم جناب ناظر صاحب تعلیم نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے سکول کو کھیلوں کے میدان میں نمایاں کامیابی پر مبارکباد دی نیز فرمایا قومیں کردار سے بنا کرتی ہیں اور کردار اپنے اندر اوصاف حمیدہ پیدا کرنے اور ان اوصاف کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے سے بنتا ہے جسمانی ورزش کے کھیل جن میں ہمارے سکول کے طلبہ نے امسال نمایاں امتیاز حاصل کیا ہے۔ دراصل محض کھیل ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ صحتِ جسمانی کے ساتھ ساتھ کردار سازی کا بھی بہت اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ دیانتدارانہ کھیل کا مظاہرہ اور اس میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی سرتوڑ جدوجہد ایک ایسی تربیت کا ذریعہ رکھتی ہے کہ جس کی مدد سے انسان اپنے آپ کو دیانت۔ قوت برداشت۔ ضبطِ نفس حوصلہ اور شجاعت جیسے اہم اوصاف سے متصف کرسکتا ہے۔ اور پھر ان اوصاف کو ترقی دے کر زندگی کی عملی جدوجہد میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتا ہے۔ پس کھیل کو محض کھیل یا صرف صحتِ جسمانی کو ترقی دینے کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ کھیل کا میدان کردار سازی کی ایک بہت اہم تربیت گاہ ہے۔ بالخصوص احمدی نوجوانوں کے لئے جن کا مقصد دنیا کو درسِ روحانیت دینا اور دین کی اشاعت کرنا ہے اپنے آپ کو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف کرنا اور پھر ان اوصاف میں بھی امتیاز حاصل کرنا ازحد ضروری ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ کھیل میں اصل کامیابی اسی کا نام ہے کہ کھلاڑی کھیل کو کردار سازی کا ذریعہ بنانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کی وجہ سے اس میں وہ اوصاف پیدا ہو جائیں کہ جو اسے آئندہ زندگی میں کامیابی سے ہمکنار کرسکیں۔ اگر ہمارے طلباء اس نظریئے کے ماتحت کھیلوں میں حصہ لیں گے۔ تو ان کے لئے خدمت دین کا فریضہ ادا کرنا آسان ہو جائے گا۔ جب کھیل بھی کردار سازی پر منتج ہونے لگیں گے تو ان کے وجود دوسروں کے لئے نمونہ ہوتے ہوئے از خود تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ بن جائیں گے اور یہی ان کی زندگی کا مقصد ہے کہ وہ صداقت کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے میں کامیاب ہوں۔

اس پُر اثر خطاب کے بعد جو نہایت بیش قیمت نصائح پر مشتمل تھا۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے دعا کرائی جس میں تمام طلبہ اور دیگر حاضرین شریک ہوئے اور اس طرح دعا پر یہ پُرمسرت و بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی ٭

حضرت محمد حسین خان صاحب ٹیلر ماسٹر کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور بہت سے احباب جنازہ کے ہمراہ مقبرہ بہشتی گئے جہاں آپ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے دعا کرائی۔

آپ رجسٹر بیعت (تیار کردہ ۱۹۳۸ء) کی رو سے ۱۸۹۷ء میں حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ کا وطن گوجرانوالہ تھا۔ ۱۹۱۵ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے۔ اور قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں اپنے بیٹے عبدالمنان صاحب ٹیلر ماسٹر کے ہاں رہتے تھے نہایت نیک متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ نماز باجماعت اور تہجد کا خاص التزام فرماتے اور ہمیشہ ہی باقاعدگی سے پانچوں وقت مسجد میں جاکر نمازیں ادا کرتے۔ اور ہر آن ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔

آپ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ دونوں بیٹیاں اور دو بیٹے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین ٭

چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے بڑی ایٹمی جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے

"جنگ کا تصور ہی ختم کر دینا چاہیئے" لارڈ برٹرینڈ رسل کا مضمون

لندن ۱۲ر جنوری۔ مشہور مفکر فلسفی اور ۱۹۵۰ء کے نوبل پرائز یافتہ لارڈ برٹرینڈ رسل نے کہا ہے کہ اگر بڑے پیمانے پر ایٹمی جنگ ہوئی تو اس سے نہ صرف متحارب ملک پوری طرح تباہ ہو جائیں گے بلکہ بنی نوع انسان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ اور اس جنگ سے کوئی ایسا نتیجہ برآمد نہیں ہوگا جس کی کوئی ہوش مند شخص خواہش کرسکتا ہے۔

"دی ہالڈ نیوز" نے لارڈ رسل کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے "ہوش مندی کی طرف رجعت کے سلسلے میں پہلا قدم" اس میں لارڈ رسل نے وہ تجاویز پیش کی ہیں۔ جنہیں وہ دنیا کو "سیاست دانوں کی مجنونانہ قماربازی" کے خطرناک نتائج و عواقب سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تصور کرتے ہیں۔

لارڈ رسل نے کہا ہے "چھوٹی چھوٹی جنگوں کے کسی بڑی جنگ میں تبدیل ہونے کے خاصے امکانات موجود ہیں۔ آپ نے کہا۔ اگر تمام موجودہ ایٹمی ہتھیار تباہ کر دیئے جائیں اور ایٹمی ہتھیار تیار نہ کرنے کا کوئی معاہدہ ہو جائے تو بھی کسی جنگ کی صورت میں متحارب ملک موقعہ ملتے ہی ایٹمی ہتھیار تیار کر لینگے اور اس طرح یہ جنگ ایٹمی جنگ کی صورت اختیار کرلیگی ——— اس لئے ہمیں کوئی ایسی صورت تلاش کرنی چاہیئے کہ بڑی یا چھوٹی کسی قسم کی جنگ کا امکان ہی پیدا نہ ہو۔"

آخر میں لارڈ رسل نے کہا "ان تمام امور کے پیش نظر بہتر یہی ہے کہ مغربی اور اشتراکی ملک اپنے تنازعات جنگ یا جنگ کی دھمکی کے ذریعے طے کرنے کے خیال سے باز آجائیں ——— لیکن اگر اسلحہ کی دوڑ جاری رہی تو امریکہ کے عوام کا معیار زندگی بتدریج گر کر اس سطح پر آجائے گا جو ان دنوں دنیا کے غریب ترین ملکوں کی ہے۔ اس طرح دنیا کی مجموعی بہبود کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ اور تمام دنیا میں غربت و افلاس کا دور دورہ ہو جائیگا +

عاجزانہ درخواستِ دُعاء

(از حضرت شیخ محمد نصیب صاحب خانقاہ ڈوگراں)

مَیں اُن تمام احباب کا دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اخبار میں میری بیماری کے متعلق پڑھ کر میری صحت و عافیت کے لئے دعا کی اور جلسہ سالانہ کے موقع پر عیادت فرمائی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ مجھے افاقہ ہوگیا تھا مگر جلسے سے واپسی پر چوتھی بار بیماری کا حملہ ہوا ہے اور بہت تکلیف ہے۔ نہ دن کو آرام نہ رات کو چین۔ کمر پر موٹی پت کے مانند دانے نکلتے ہیں اور درمیان میں کہیں کہیں موٹی پھنسیاں بھی ہیں۔ خارش بے تاب کر دیتی ہے۔ احباب میری صحتیابی کے لئے دعا کریں۔ مَیں سب احباب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر رہا ہوں۔

اعلانِ نکاح

مکرم عبدالمجید خان صاحب (ولد ظہور احمد خان صاحب پٹیالوی) دفتر اصلاح و ارشاد کا نکاح رقیہ خاتون صاحبہ بنت صوبیدار ڈاکٹر کرم بخش صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض ۵۰۰ روپے حق مہر ۲۹/۱۲/۵۸ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ جانبین اور سلسلہ کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے آمین۔ (شیخ تنظیم الرحمٰن دفتر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعاء

میری چچی صاحبہ اہلیہ چوہدری نور احمد صاحب اسسٹنٹ مینیجر محمود آباد اسٹیٹ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آجکل بیماری کا بہت زیادہ دورہ ہے احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ، درویشانِ قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (محمد شریف اکونٹنٹ ایم این سنڈیکیٹ)